پروفیسر صاحبزادہ حمید اللہ
پشین، بلوچستان

پس چہ باید کرد

مسلمانانِ عالم کے لئے لمحہ فکریہ

مغرب کے صلیبی اتحاد نے جو ۷۸ غیر مسلم اور بعض ننگ اسلام اور ننگ دین مسلم کے حکمرانوں پر مشتمل تھا، ۷ اکتوبر ۲۰۰۱ء تا دسمبر ۲۰۰۱ء افغانستان کی طالبان اسلامی حکومت کا بظاہر خاتمہ کر دیا اس سے پہلے ۱۹۹۲ میں سو سے اوپر انہی غیر مسلم طاقتوں اور تقریباً سب عرب حکومتوں نے مل کر عراق کی اینٹ سے اینٹ بجائی تھی۔ جس نے بلاوجہ دوسرے چھوٹے سے لیکن تیل کی دولت سے معمور و متمول ملک کویت پر قبضہ کر کے سینکڑوں مسلمان بھائیوں کو قتل کیا تھا۔ سعودی عرب کی بادشاہت کو عراق سے سب سے زیادہ خطرہ تھا اس لئے اس کی حفاظت کے نام پر مگر صیہونیت کے مخفی مقاصد کو آگے بڑھانے کے لئے پانچ ہزار امریکی فوج شمال میں واقع تبوک کے اڈے پر مقیم ہوگئی۔ چونکہ اس عیسائی فوج میں یہودی بھی لازماً تھے۔ اس لئے حضور ﷺ کی اس آخری وصیت کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہوگئی جس میں شاہ دو جہاں ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہود و نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے نکال دو۔ عیسائی تثلیث کے عقیدے کی بناء پر مشرکین ہی کے زمرے میں آتے ہیں۔ یہود نا بہبود کو خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے جزیرۃ العرب سے نکال دیا تھا۔ اب سعودی نجدی وہابی بادشاہت کو اپنے اقتدار کا تحفظ منظور تھا مگر امریکی استعمار کی نظر سعودی تیل پر تھی۔ جو تہذیب کی شہ رگ کے لئے خون کا درجہ رکھتا ہے۔ اور جو دنیا میں سب سے بڑا ذخیرہ ہے۔ امریکہ نے اپنے فوجی اخراجات بمعہ سود کویت، قطر اور سعودی عرب سے وصول کئے اور اب تک وصول کر رہا ہے۔ جس کے باعث تاریخ میں پہلی مرتبہ سعودی بجٹ میں خسارہ دکھایا گیا۔

پہلی خلیجی جنگ میں لاکھوں عراقی مسلمان صلیبی بمباریوں سے شہید ہوئے اور بعد میں ہزاروں عراقی بچے ادویہ اور خوراک نہ ملنے کے باعث گزشتہ دس سال میں فوت ہوئے۔ صدر صدام حسین نے تمام مشکلات کے باوجود مغرب کی بالادستی کو قبول نہیں کیا۔ لہٰذا وہ مغرب کا معتوب ٹھہرا۔ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کو امریکہ کے نیویارک ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے ایک سو دس منزلہ جڑواں مینار کیا گرے کہ امریکہ کو علی الاعلان تمام دنیائے اسلام کے خلاف صلیبی مذہبی جنگ چھیڑنے کا بہانہ مل گیا۔ امریکہ کے بقول اس نے عراق پر پہلی جنگ خلیج میں چالیس ہزار ٹن بارود برسایا تھا۔ اب افغانستان پر اس نے بیس ہزار ٹن بارود برسایا۔ ۱۹۹۸ء میں اگست کے مہینے میں امریکہ نے نواز شریف وزیراعظم پاکستان سے اجازت لئے بغیر اسامہ بن لادن کو جو کہ تمام عالم اسلام کی آبرو ہیں مارنے کے لئے بلوچستانی ساحل یعنی بحیرہ عرب سے کوئی

پچاس کے قریب کروز میزائل اپنے بحری جنگی جہازوں سے فائر کئے جس میں اس عظیم مجاہد کے ٹریننگ کیمپ کے ۲۴ مجاہد شہید ہوئے۔ پھر خونخوار بش نے آدھی رات کو اکتوبر ۲۰۰۱ء کی کسی تاریخ کو پاکستان کو امریکہ کا دوست یا دشمن بننے کا راستہ چننے کی فون پر دھمکی دی۔ کیونکہ پاکستان ہی سے دنیا کے واحد صد فیصد اسلامی ملک افغانستان کے خلاف زمینی اور فضائی حملہ ممکن ہوسکتا تھا۔ کیونکہ پچاس کروز میزائیلوں میں سے صرف چند نشانے پر لگے تھے۔ بقیہ ہدف سے دور جا گرے تھے۔ کچھ راستے ہی میں تھک کر یا بھٹک کر بلوچستان کے اندر گر گئے تھے جو حکومت نے ازارہ نیاز مندی و تابعداری ظالم صلیبیوں کے حوالے کر دیئے تھے۔

اب مطلق العنان پاکستانی حکمرانوں کے لئے یہ لمحہ فکریہ تھا کہ اپنے مسلمان بھائی اور پڑوسی ملک پر حملے کے لئے بھی راستہ نہ دیں اور خونخوار نصرانی طاقتوں کے غیض و غضب سے بھی جان بچائیں۔ اس مرحلے پر ایران نے نصاریٰ کی مذموم دہشت گردی سے بھی لاتعلقی کا اعلان کیا اور افغانستان پر حملے کے لئے راستہ دینے سے بھی انکار کیا۔ حالانکہ ایران طالبان کا سخت مخالف اور دشمن بھی تھا اور فتح مزار و بامیان کے بعد ان پر حملہ آور بھی ہوا تھا' پاکستان نے صرف پتھر کے زمانے میں پہنچائے جانے کی دھمکی سے ڈر کر نہ صرف امریکہ کو اپنی فضا استعمال کرنے کی اجازت دے دی بلکہ جیکب آباد' دالبندین' ژوب اور پسنی وغیرہ کے ہوائی اڈے بھی دیئے اور لاجسٹک سپورٹ یعنی پیٹرول اور سامان خورد و نوش وغیرہ کی سہولیات بھی پیش کیں۔ یوں گزشتہ پچاس برس کی' وہ پالیسی یکسر بدل دی گئی۔ جس میں ہمارے لئے ازلی دشمن بھارت کو افغانستان سے ہر قیمت پر دور رکھنا اور افغانستان کی اسلامی حکومت کی حمایت کرنی تھی تاکہ اسلامی اخوت کا تقاضا بھی پورا ہوتا اور ملک کی مغربی سرحد بھی محفوظ رہتی۔ اب ایک سو بیس درجے کے زاویے سے افغان پالیسی بدلنے سے مشرقی سرحد کی طرح جس پر ہندو بیٹھا ہوا ہے۔ مغربی سرحد بھی غیر محفوظ ہوگئی کیونکہ طالبان کے باغی اور باغی گروپ شمالی اتحاد کے ازبک' تاجک اور ہزارہ اتحاد کی ترجیحات میں ہندو اور مشرک بھارت تو شامل ہے مگر اپنی مسلمانی کے نام نہاد دعوؤں کے برعکس ان کی ترجیحات میں مسلم ملک پاکستان داخل نہیں ہے۔ اور پھر اسلامی طالبان پشتون تھے جن کے ایک کروڑ بھائی سرحد اور بلوچستان میں رہتے ہیں۔

پاکستان کے فرد واحد کا یہ فیصلہ پارلیمان یا شوریٰ کی غیر موجودگی کا نتیجہ تھا اور ملک کو ہمیشہ فوجی حکومتوں نے نقصان پہنچایا۔ ۱۹۷۱ء کا سقوط ڈھاکہ اور نوے ہزار مسلم فوج کا تاریخ میں پہلی مرتبہ ہتھیار ڈالنے کی ذلت اٹھانا اور ملک کے مشرقی بازو کا ہمیشہ کے لئے الگ ہونا بھی ایک غیر نمائندہ فوجی حکومت کا شاخسانہ تھا۔ طالبان نے زہر کا یہ گھونٹ مجبوراً پیا اور صرف یہ کہہ کر خاموش ہوگئے۔

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے؟
ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسمان کیوں ہو

عیسائی صلیبی افواج نے جن کے ساتھ بہت سے مسلمان ممالک کی اخلاقی مدد بھی شامل تھی، مغرب کی خود ساختہ دہشت گردی کے خلاف اور ایک ارب مسلمانوں میں سب سے زیادہ مضبوط ایمان اور اسلامی جذبہ جہاد سے بھرپور شخصیت شیخ اسامہ بن لادن کا بہر صورت گرفتاری یا شہادت کیلئے' ۷ اکتوبر تا ۱۷ نومبر ۲۰۰۱ء کے چالیس دنوں میں مادی اور دنیوی لحاظ سے کمزور اور پس ماندہ مگر ایمانی اور روحانی لحاظ سے بہت مضبوط افغانستان پر کروز میزائلوں' بمبار طیاروں' چھوٹے چھوٹے ایٹم بموں یعنی ڈیزی کٹر بموں سے بے تحاشا بمباری کر کے تقریباً دس ہزار طالبان مجاہدین اور بیس تا تیس ہزار عام افغان شہریوں کو شہید کیا اور سی آئی اے کے پروردہ حامد کرزئی اور گل آغا شیرزئی جیسے اسلام فروش پشتون فروشوں نے میر صادق اور میر جعفر کی یاد تازہ کرتے ہوئے حملہ آور صلیبی افواج کا ساتھ دیا۔ مسلمانوں کو بیرونی دشمنوں سے اتنا نقصان نہیں پہنچا جتنا کہ اندرونی غداروں سے پہنچا۔ چنانچہ چالیس دن کے بعد وسط دسمبر ۲۰۰۱ء میں طالبان نے قندھار کو خالی کیا اور اپنے ہزاروں ساتھیوں اور ہتھیاروں کے ساتھ ملا محمد عمر مجاہد مدظلہ' دامت فیوضہ' افغانستان کے پہاڑوں میں روپوش ہوگئے۔ کابل میں امریکہ کی پٹھو حکومت قائم ہوگئی۔ اسلامی حکومت کو تاریخ صدیوں تک رویا کرے گی ع مگر اے زندگی رویا کرے گی مجھ کو تو برسوں

امریکہ کو وسط ایشیا کے تیل اور گیس سے بھرپور مسلمان ترکمانستان تک رسائی کا آسان راستہ مل گیا اور اسلامی نظام جو یہود و نصاریٰ کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے نہ رہا۔ مگر اس روز سے آج تک صلیبی اتحادیوں کی افواج پر ہر روز راکٹوں' میزائیلوں' گرنیڈوں اور بارودی سرنگوں سے حملے جاری ہیں۔ اور افغانوں کے جذبہ جہاد کو ہزار آفریں اور صد سلام کہ ہر روز پانچ تا دس استعماری مغربی فوجی یعنی امریکی' جرمن' فرانسیسی' اطالوی اور آسٹریلیائی واصل جہنم ہوتے ہیں۔ اور حال ہی میں بارہ سو امریکی فوجیوں کی لاشوں کے تابوت قطر کے الحدید ہوائی اڈے اور عرب امارات اور کویت کے ہوائی اڈوں پر پہنچائے گئے ہیں تاکہ مناسب وقت پر امریکہ پہنچائے جاسکیں۔ پندرہ سو زخمی اس تعداد کے علاوہ ہیں۔ اسامہ بن لادن کا قصور کیا تھا یہی کہ حرمین شریفین کی توسیع جدید کے ساتھ ساتھ جو ان کی بن لادن کمپنی نے انجام دی اس مرد مجاہد نے یہ نعرۂ مستانہ لگایا کہ سعودی سرزمین سے عیسائی افواج اور بیت المقدس سے یہودی افواج نکل جائیں۔ اس پر اپنے کفار کے ڈر سے اور بیگانے اسلام کی دشمنی سے ان کے مخالف بن گئے اور شیخ نے اپنا وطن مالوف چھوڑ کر طالبان افغانستان کے ہاں پناہ لی۔

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش
ہیں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

طالبان نے اپنی حکومت کی قربانی دینا گوارا کی مگر اسامہ بن لادن کو کفار کے حوالے کرنا گوارا نہ کیا۔ جبکہ بہت سے نام نہاد اسلامی ممالک کے حکمرانوں نے ڈر سے اپنے باشندوں کو ان کے حوالے کر دیئے ہیں۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

جن مسلمانوں نے افغانستان کے خلاف امریکہ کا ساتھ دیا ان کے متعلق سعودی عرب کے ایک عالم نے کفر کا فتویٰ دیا۔ مگر بہر حال ان کا حشر تو امریکنوں اور دوسرے عیسائیوں کے ساتھ ہوگا۔ یوں ان کی بدبختی کا کیا ٹھکانہ ہے۔ پاکستان میں امریکی کاسہ لیسوں کے ایک محدود اور مخصوص گروہ نے ''سب سے پہلے پاکستان'' کا نعرہ لگایا۔ حالانکہ حکمراں طبقے ہمیشہ علامہ اقبال کے گن گاتے اور ان کے اشعار گنگناتے ہیں۔

نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی   تو اے شرمندہ ساحل اچھل کر بیکراں ہو جا

اور   ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے   نیل کے ساحل سے لے کر تا بہ خاک کاشغر

پاکستان کو عیسائیوں کے دباؤ میں آ کر اپنی افغان پالیسی یکسر تبدیل کرنے کا صلہ کیا ملا۔ ایک ارب ڈالر نقد اور ایک ارب ڈالر کے قرضے کی معافی

ع   قومے فروختند وچہ ارزاں فروختند

بلکہ   دینے فروختند وچہ ارزاں فروختند

امریکہ کی بیوفائی تو زبان زدِ عالم ہے ۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ہمارا اسلحہ بھارت کو دیا۔ ۱۹۷۱ء میں اس کا بیڑا خلیج بنگال میں آتے آتے رہ گیا اور یہاں ملک کا بیڑا ایجی ٹولے نے غرق کر دیا۔ افغان جنگ میں اسلامی اخوت کی قربانی دے کر جو پاکستان نے ہر محاذ پر مغربی صلیبیوں کا ساتھ دیا تو اس کا صلہ یہ ملا کہ امریکہ میں محنت مزدوری کے لئے جانے والے پاکستانیوں کو طیارے بھر بھر کر ملک کو واپس بھیجا گیا۔ بعض کو پابہ جولاں بھی لایا گیا' پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خلاف زہر افشانی شروع کی۔ شمالی کوریا کے ساتھ ایٹمی اور میزائیلوں کے تعاون کے افسانے تراشے گئے اور ہر وقت یہ لگتا تھا کہ اب اغیار کا رخ پاکستان کی طرف ہونے والا ہے۔ مگر صلیبیوں نے افغانستان سے کچھ فارغ ہونے کے بعد عربوں میں عسکری لحاظ سے مصر کے بعد مضبوط اور تیل کے لحاظ سے سعودی عرب کے بعد دوسرے متمول ملک عراق کا رخ کیا۔ دو ماہ تک خلیج عربی' خلیج فارس میں صلیبیوں کے بحری بیڑے' میزائل اور طیارے جمع ہوتے رہے۔ اور عرب وعجم تمام مسلم ممالک یہ تماشا دیکھتے رہے۔ ان سے یہ نہ ہو سکا کہ کمزور اور نام نہاد او آئی سی' مسلم امہ کمیشن' کو متحرک کر کے امریکہ کو زوردار الفاظ میں اسلامی ملک پر ہر گز حملہ نہ کرنے کے لئے دباؤ ڈالتے۔ آخر وہی ہوا کہ جھوٹ موٹ کے وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کی آڑ میں امریکہ' اس کے پٹھو برطانیہ' دوسرے پٹھو آسٹریلیا اور دوسرے غیر اہم یورپی ممالک اسپین' پولینڈ وغیرہ کے لاؤلشکر نے دجالی اتحاد کی صورت میں بیچارے عراق پر ۲۰ مارچ ۲۰۰۳ء کو حملہ کیا اور اپنے شیطانی ذرائع ابلاغ میں دو تین دن میں اس پر قبضہ کرنے اور صدر صدام حسین کے مظالم سے بچانے کا پروپیگنڈا کیا۔ صدام میں بحیثیت انسان ہزار خرابیاں سہی مگر ایک مسلمان اور ایک عرب کی حیثیت

سے وہ کفر کے اس ریلے کے سامنے پہاڑ کی طرح ڈٹ گیا اور اس کی فوجوں نے ایک ماہ تک دجال کے لشکر کا اس دلیری اور جانبازی سے مقابلہ کیا کہ دشمنوں کے چھکے چھوٹ گئے اور چھٹی کا دودھ یاد آنے والا ہی تھا کہ وہی غداری کا آزمودہ نسخہ کام دے گیا۔ دو ہفتے کے بعد عراقی ری پبلکن گارڈز کا کمانڈر امریکیوں سے مل گیا۔ اور اپاچی ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر فرار ہو گیا۔ یوں عراقی دفاع اور مزاحمت کا ایک بڑا استون گر گیا۔

اتحادی صلیبیوں نے سات سو کروز میزائل اور دس ہزار ہنڈ بم عراق پر برسائے۔ بصرہ میں خوراک کے ذخیرے کو جلایا۔ دس ہزار کے قریب عراقی شہری روز و شب کی مسلسل بمباری سے شہید ہوئے۔ کوئی سات ہزار عراقی فوجی گرفتار ہوئے۔ مگر عیسائیوں کے تقریباً ایک ہزار سپاہی واصل جہنم ہوئے۔ پچاس ٹینک، پندرہ طیارے اور بیس ہیلی کاپٹران کے عراقیوں نے تباہ کئے۔ دس سال تک مغرب کی پابندیوں میں جکڑے اور دس سال تک امریکی و برطانوی طیاروں کے حملوں کے تختہ مشق عراق کے لئے اس قدر بڑی صلیبی فوج جو تین لاکھ تھی کا مقابلہ کرنا معجزے سے کم نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ غیور و صبور ہے۔ جو لوگ اس کی راہ میں کفار کا ڈٹ کر مقابلہ کریں وہ لازماً ان کی مدد کرتا ہے۔ عراق نے مسلمانوں کا نام پھر اس گئے گزرے دور میں روشن کیا اور جب چوبیس دن کی لڑائی کے بعد صدر صدام اور اس کی حکومت پُراسرار طور پر زیر زمین چلی گئی تو نصرانی افواج کو بغداد میں قدم دھرنے کا حوصلہ ہوا۔

اس سے پہلے ناویہ اور کربلا و نجف میں عراقیوں نے دشمن کا اس قدر زوردار مقابلہ کیا کہ فضائی چھتری نہ ہونے کے باوجود دشمن کے دانت کھٹے گئے اور وہ چیونٹی کی رفتار سے آگے بڑھتا رہا۔ عراق کے شیعوں نے امریکہ کی توقعات کے بالکل برعکس نہ صدام کے خلاف بغاوت کی نہ امریکیوں کو خوش آمدید کہا بلکہ اس سخت گھڑی میں دشمنوں پر وہ تابڑ توڑ حملے کئے کہ وہ تڑپ تڑپ کر رہ گیا اور آج تک وہ امریکیوں کے خلاف ہزاروں کی تعداد میں مظاہرے کر کر کے ان کے عراق سے نکلنے کا مطالبہ کرتی ہیں۔

عراق پر قبضہ کرنے کا امریکہ کا بڑا مقصد عراقی تیل تک رسائی اور اپنے لاڈلے اسرائیل کو محفوظ بنانا ہے۔ تیسرا مقصد اپنی مخالفت ختم کرنا اور عظیم تر اسرائیل کے لئے راہ ہموار کرنا ہے جس میں عراق بتمام و کمال شامل ہے۔ شام، لبنان، صحرائے سینا اور اردن کے علاوہ اس میں تبوک تا مدینہ منورہ کا تمام علاقہ شامل ہے۔ شام کو عراقی جنگ کے فوراً بعد امریکی دھمکیاں اس پر دباؤ بڑھا کر اسرائیلی مقاصد کو پورا کرنا ہے۔ کیونکہ امریکہ عیسائی ہونے کے باوجود اپنے چالیس لاکھ یہودیوں کی بری طرح گرفت میں ہے۔

ع فرنگ کی رگ جاں پنجہ یہود میں ہے

یہ تو روزانہ ہزاروں لاکھوں شیعہ سنی عراقیوں کے زوردار مظاہروں کا نتیجہ ہے کہ امریکہ کے ایوانوں میں کھلبلی پڑی ہوتی ہے۔ ورنہ وہ تو اسرائیل کے سب سے بڑے دشمن صدام حسین کو مٹا اور ہٹا کر عراقی تیل بھی اردن کی

راہ اسرائیل کو بذریعہ پائپ لائن پہنچانے پر تلا ہوا تھا اور احمد شبلی کو جو کہ امریکی مہرہ ہے اہل عراق نے مسترد کر کے حکومت کی باگ ڈور محب وطن عراقی قیادت کے سپرد کرنے کا واحد نعرہ اپنایا ہے۔ نیز عراقی شیعہ جو سنیوں سے تعداد میں ذرا زیادہ یعنی ۶۰ فیصد ہیں آج کل ایک ہی نعرہ لگا رہے ہیں کہ لاسنی لاشیعہ وحدہ اسلامیہ یعنی ہم میں نہ کوئی سنی ہے نہ شیعہ بلکہ سب مسلمان متحد ہیں۔ اس سے امریکہ کے استعماری اور متکبرانہ ارادوں پر اوس پڑتی ہے۔ شیعوں نے کہا کہ ہم نہ صدام کو چاہتے ہیں نہ امریکہ کو کیونکہ صدام نے عراقی شیعوں کو ہر طرح سے دبا رکھا تھا اور خود غیر مذہبی ہوتے ہوئے شیعوں کے مذہبی اجتماعات پر پابندیاں عائد کر رکھی تھیں۔

مگر صدام کی زندگی کا یہ پہلو قابل صد تحسین ہے کہ وہ کفر و استعمار کی اندھیری رات میں باطل کے سامنے ڈٹ گیا اور اقوام متحدہ کی جو کہ امریکہ کی ساختہ و پرداختہ ہے عالمی اسلحہ انسپکٹروں کے معائنے کے بہانے عراق کی جاسوسی کرنے اور اسے اپنے آخری الصمود میزائیلوں سے بھی محروم کرنے کے باوجود میدان میں خم ٹھونک کر آیا۔

شکست و فتح نصیبوں سے ہے ولے اے امیر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

بغداد میں استعماری افواج کے داخلے کے بعد عراقی میوزیم میں بابل و نینوا کی قدیم ترین تہذیب کے نمائندہ عجائب گھر کی دن دہاڑے لوٹ سے پتہ چلا کہ امریکہ نہ صرف مسلمانوں کے دین کا دشمن ہے اور نہ صرف ان کے قدرتی وسائل کو لالچ کی نگاہوں سے دیکھتا ہے بلکہ مسلمانوں کی تہذیب (ان کے تمدن غرض ہر چیز کا دشمن ہے اور اسے عریانی، فحاشی، سنگدلی، نفسا نفسی اور چھینا جھپٹی پر مبنی اپنی تہذیب پر فخر اور اکڑ ہے۔ مگر وہ صرف ایک زبان سمجھتا ہے اور وہ ہے طاقت کی زبان۔ جب چھپکلی کی طرح دبلا پتلا شمالی کوریا ایٹمی مسئلے پر امریکہ کے سامنے ڈٹ گیا تو امریکہ بھیگی بلی بن گیا اور آئیں بائیں شائیں کرنے لگا کیونکہ شمالی کوریا مسلمان نہیں کیمونسٹ اور کیمونسٹ چین کا ہمسایہ تھا جسے امریکہ اپنا پاسنگ سمجھتا ہے اور وہ مسلم ملک نہیں تھا جس سے امریکہ سات ہزار میل دور بیٹھ کر جھوٹ موٹ کا خطرہ محسوس کر رہا ہو۔ صدام کی حکومت ختم کرنے پر ان تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کا نام و نشان کیوں نہیں ملا جن کے خلاف امریکہ نے آسمان سر پر اٹھایا ہوا تھا۔ اب کوئی اس فرعون و نمرود سے پوچھنے والا نہیں۔

اب معلوم ہوا کہ امریکہ جو کہ صلیبی عیسائی دنیا کا سب سے بڑا لیڈر اور عظیم فوجی، سائنسی اور تیکنیکی قوت کا مالک ہے، صرف اور صرف اسلام اور جہاد کو اپنے لئے خطرہ محسوس کرتا ہے کیونکہ مسلمانوں نے تقریباً ایک ہزار برس تک ایشیا، یورپ اور افریقہ کے تین براعظموں پر حکومت کی جو خلافت بنی امیہ، خلافت عباسیہ اور خلافت عثمانیہ ترکی تھی۔ (۷۰۰ء ۔ ۱۹۱۷ء)اور عظیم فرزند اسلام سلطان صلاح الدین ایوبیؒ نے ایک سو سال کے قبضے کے بعد دوسری اور تیسری صلیبی جنگ کے بعد یورپ کی متحدہ عیسائی صلیبی قوتوں برطانیہ، فرانس، جرمنی، اٹلی، آسٹریا کو ۱۲۰۰ء میں بدترین

اور شرمناک ترین شکست سے دوچار کر کے قبلہ اول بیت المقدس کو ان سے آزاد کرایا تھا۔ یہاں تک کہ ساڑھے سات سو سال کے بعد اللہ کی مغضوب و مقہور اور ذلیل ترین قوم یہود نے برطانوی استعمار کی مدد اور امریکی استعمار کی پشت پناہی سے ۱۹۶۷ء میں ان پھر بیت المقدس پر قبضہ کیا۔ جو اب تک جاری ہے کیونکہ مسلمانوں مین اتحاد نہیں رہا تھا اور صرف جزیرۃ العرب وغیرہ میں آٹھ دس چھوٹی بڑی حکومتیں قائم تھیں جن کے شیوخ اور بادشاہ مغرب کے کاسہ لیس تھے۔ عیاش اور عصری علوم وفنون میں انتہائی پسماندہ تھے۔ اور اسلام کا یہ پیغام بھول گئے تھے کہ ''اللہ کی رسی (یعنی اسلام) کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور آپس میں تفرقہ مت ڈالو'' اور یہ بھول گئے تھے کہ ''تم ہی بالادست ہوگے بشرطیکہ تم صحیح مسلمان بنو''

تو اب تمام ملت اسلامیہ کے لئے یہ لمحہ فکریہ آگیا ہے کہ وہ کفار یعنی یہود ونصاریٰ کے تجاوز اور چیرہ دستیوں سے اپنے آپ کو کیسے بچائیں اس کا واحد حل اور جواب تمام اسلامی ملکوں کا موثر اور قریبی اتحاد ہے۔ او آئی سی کو فعال اور موثر بنا کر اسے اسلامی دولت مشترکہ یا مسلم اقوام متحدہ کی صورت دی جا سکتی ہے' ویسے بھی تو نیویارک میں قائم اقوام متحدہ' ویٹو پاور رکھنے والے پانچ ممالک امریکہ' برطانیہ' فرانس' روس اور چین کے ہاتھوں یرغمال بنی ہوتی ہے اور گزشتہ چند سالوں سے امریکہ کے اسے نظر انداز کئے جانے اور اب عراق پر حملہ کرتے ہوئے بالکل نظر انداز کر کے اس کا جنازہ نکال دیا ہے۔

دنیا کے ۶۱ یا ۶۰ مسلمان ممالک کی مجموعی آبادی ایک ارب سے زیادہ ہے جو کمیونسٹوں اور عیسائیت کے بعد دنیا کا تیسرا بڑا مذہب ہے اور عنقریب اسلام کے پیروکاروں کی تعداد دوسرے نمبر پر آجائے گی۔ اگر یہ سب اسلامی ممالک' پانچ پانچ اور دس دس ہزار کی فوج اپنی افواج میں سے چھانٹ کر رکھیں اور اسے ٹینکوں' ہوائی جہازوں اور راکٹوں سے ہی مسلح کر دیں تو یہ پانچ چھ لاکھ اسلامی عظیم فوج تمام مسلمانوں کو تحفظ فراہم کرے گی۔ جوں ہی کسی ایک اسلامی ملک پر کفار کا حملہ ہو یہ سریع الحرکت فوج حرکت میں آجائے گی۔ جب مختلف نسلوں اور رنگوں پر مشتمل یہ عظیم فوج حرکت میں آئی گی تو دشمنوں کے چھکے اور پسینے چھوٹ جائیں گے۔ اور امریکہ یا کسی اور کو پسپائی کے سوا اور کوئی راستہ نظر نہیں آئے گا۔ کیونکہ اللہ کی مدد جماعت یعنی اتحاد کو حاصل ہوتی ہے۔

جہاد جو اسلام کا چھٹا رکن ہے' قیامت تک جاری رہے گا' اسلام کے مطابق دنیا کے کسی نہ کسی کونے میں ہمیشہ جہاد جاری رہنا چاہیے۔ اگر گزشتہ پانچ صدیوں میں مسلمان اس اصول پر عمل کرتے تو آج یہ روز بد نہ دیکھنا پڑتا کہ کفار سے لڑنا تو کجا اپنے گھروں میں کفار کی یلغار سے محفوظ نہیں ہیں۔ اسلام تو قیامت تک رہے گا' مسلمان اگر اسلام کے زریں اصولوں پر عمل نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی جگہ کسی اور کو اپنے دین کی حفاظت کے لئے اٹھائے گا۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ خوب اسلحہ جمع کریں' ہر فرد فوجی ٹریننگ حاصل کرے' ہر مسلمان مرد اسلحہ رکھے' جب کفار بلاد اسلامی پر عام

یلغار کریں جیسا کہ افغانستان اور عراق میں ہوا تو سب مسلمانوں پر جہاد فرض عین ہو جاتا ہے اور عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر ہی اس میں حصہ لے سکتی ہے۔ جس مسلمان نے نہ تو جہاد کیا اور نہ اس کی آرزو دل میں پائی اور مرا تو وہ گویا ایک طرح کا منافق ہو کر مرا۔ جہاد جان اور مال دونوں سے ہوتا ہے۔ قلم اور زبان سے جہاد یعنی باطل کے خلاف اور حق کی حمایت میں بولنا اور لکھنا بھی جہاد ہے۔ خود اگر کسی کمزوری یا بیماری یا بزدلی کی وجہ سے مسلمان میدان جنگ میں نہ جاسکے تو غازیوں اور شہیدوں کے پسماندگان کی خبر گیری کرے۔ مجاہدین کو چندہ دے' اسلحہ مہیا کرے اور سب سے ضروری یہ ہے کہ ہر مسلمان انفرادی طور پر اپنے اعمال بد سے توبہ کرے اور تقویٰ شعاری اختیار کرے۔ پانچ نمازیں باجماعت پڑھے' زکوٰۃ پابندی سے ادا کرے۔ رمضان کے روزے رکھے اور اگر استطاعت ہے تو زندگی میں ایک مرتبہ ضرور اپنی حلال کمائی کو کام میں لا کر حج بیت اللہ شریف و زیارت روضہ رسول اللہ ﷺ کے لئے جائے۔ تب خدائے پاک کی نصرت نازل ہوگی۔ جو مسلمان حکمران جہاد تو نہیں کرتے بلکہ الٹا مسلمانوں کو جانی اور مالی جہاد سے روکتے ہیں تو وہ آخرت میں کیا امید رکھتے ہیں۔ یہ تو اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنانے والی بات ہوئی۔

ہر مسلمان کو دوسرے سے محبت اور ہمدردی ہونی چاہیے۔ اسلامی اخوت ہر دوسرے رشتے پر غالب ہو۔

ع اخوت کی جہانگیری محبت کی جہانداری

کیونکہ مسلمانوں کی مثال تو جسدِ واحد کی ہے کہ ایک حصہ جسم میں درد ہو تو سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔

چو عضوے بدرد آورد روزگار
ہمہ عضوہا را نماند قرار

جس طرح سقوط غرناطہ ۱۴۹۲ء سے پہلے عرب مسلمان سپین میں چھوٹی چھوٹی ریاستیں بنا کر ایک دوسرے کے خلاف دشمن دین پرتگالی اور ہسپانوی عیسائیوں کی مدد کرتے تھے اسی طرح سقوط ڈھاکہ ۱۹۷۱ء کے وقت بھی مشرقی اور مغربی پاکستان ایک دوسرے کے خلاف لڑ رہے تھے۔ پھر وہی ہوا جو تاریخ کا فیصلہ تھا۔ یعنی ذلت' رسوائی اور پسپائی۔ اور اللہ جل شانہ' ایام یعنی تاریخ کو مختلف لوگوں کے درمیان پھرا تا رہتا ہے تا کہ وہ تفکر سے کام لیں' اب کے قطر' عمان اور متحدہ امارت نے غداری کی تاریخ دہراتے ہوئے امریکہ کو ہوائی اڈے دیئے تا کہ عراقی مسلمانوں پر آگ اور آہن کی بارش برسائی جائے۔ ع کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں!

آفریں ہو ترک سادہ دل اور بہادر پر کہ ترکی نے امریکہ کی پندرہ ارب ڈالر کی پیشکش کے باوجود اپنے ہمسایہ اور برادر اسلامی ملک عراق کے خلاف اڈے نہیں دیئے' سعودی عرب نے بھی بڑے دل گردے کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا ہوائی اڈہ امریکیوں کو استعمال کرنے نہیں دیا۔ چنانچہ اب امریکی فوج تبوک سے جانے کے پر تول رہی ہے

ع مجھ پہ احسان جو نہ کرتے تو یہ احسان ہوتا

اب اسامہ بن لادن افغانستان کے کسی گوشے میں مخفی بہت خوش ہوں گے کہ بالاخر یہود ونصاری کی فوج ان کے وطن دیار حرمین سے واپس جارہی ہے' اللہ نے اپنے پیارے بندے کی آرزو پوری کرلی۔ سعودی حکومت نے امریکیوں کی خوشنودی کے لئے کیا نہیں کیا۔ اسامہ بن لادن کی شہریت منسوخ کی۔ امریکی ورلڈ ٹریڈ سنٹر کو مسمار کرنے والی سعودی نژاد مجاہدین اور پائلٹوں سے بریت کا اظہار کیا اور نام نہاد عالمی دہشت گردی کے خلاف جو امریکی نقطہ نظر سے مسلمانوں کی بیداری اور اسلامی جہاد سے عبارت ہے۔ امریکہ کی ہر طرح سے ساتھ دینے کا اعلان کیا۔ حالانکہ قرآن پکار پکار کر کہتا ہے کہ یہود ونصاری کبھی تمہارے دوست نہیں ہوسکتے۔

صد حیف ان اسلامی حکمرانوں پر ہے جو امریکہ یعنی نصاریٰ کی دوستی پر فخر کرتے ہیں' مسلمان ملکوں سے تجارت نہیں کرتے' امریکہ اور یورپ اور مشرک جاپان و ہندوستان سے کرتے ہیں۔ اللہ نے تیل اور گیس کے علاوہ اسلامی دنیا کو ہر قسم کے قدرتی وسائل بخش رکھے ہیں' یہ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ عرب ممالک' تیل صاف کرنے والی کمپنیاں سب کی سب امریکی ہیں۔ کیا ہم اپنے تیل کو اپنے قبضے میں نہیں لے سکتے' امریکہ نے اوپیک کی تنظیم کے ذریعے مسلمانوں کے تیل کو اپنے قبضے میں لے رکھا ہے۔ اور ملٹی نیشنل یعنی عیسائی اور یہودی کمپنیاں تمام دنیا اور عالم اسلام کا خون چوس رہی ہیں۔

ع خبر دیتی تھیں جن کو بجلیاں وہ بے خبر نکلے

جب شام و مصر اور اسرائیل کی ۱۹۷۳ء کی جنگ میں عظیم سعودی عرب مجاہد بادشاہ' شاہ فیصل نے تیل کا ہتھیار استعمال کیا تو مغرب کے بڑے بڑے سائیکلوں پر سوار ہونے لگے تھے۔ آخر مرحوم شاہ کو اپنے بھتیجے کے ذریعے عید کے دن عیسائیوں نے شہید کروایا۔ اور پاکستان کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو عبدالقدیر خان کے ذریعے ایٹم بم بنانے کی کوشش کے باعث اپنے ہی کمانڈر ان چیف سے پھانسی پر چڑھوایا۔

ع اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

ویسے بھی امام مہدی علیہ السلام کے ظہور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول میں کتنے دن رہ گئے ہیں۔ صرف شام پر عیسائیوں یعنی امریکہ کے قبضے اور روم یعنی ترکی کے بادشاہ یعنی پکے مسلمان طیب اردگان کے ترک فوج یا کسی اور کے ہاتھوں مارے جانے کی دیر ہے' تو قیامت کی بڑی علامات ظاہر ہوجائیں گی اور سب سے بڑا فریب کار اور دھوکے باز یہودی دجال بھی ظاہر ہوگا جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے' یہودیوں کے امام دجال کی پیشانی پر ک۔ف۔ر یعنی کفر لکھا ہوگا۔ مسلمانوں کے لئے توبہ کرنے اور مستعد ہونے کا وقت آن پہنچا ہے۔